السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مناسک حج کے متعلق جوکتب بازار سے دستیاب ہیں، ان میں طواف کے ہر چکر کی الگ دعا لکھی ہے اور وہ دعائیں بہت لمبی لمبی ہیں، ایک عام حاجی کے لیے ان کا یاد کرنا اورانہیں پڑھنا بہت مشکل ہے، کیا واقعی صحیح احادیث سے یہ دعائیں ثابت ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حج وعمرہ کےلیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی خاص دعا منقول نہیں ہے صرف رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان درج ذیل قرآنی دعا کا پڑھنا ثابت ہے : رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ''اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں نعمتیں عطا فرما اور آخرت میں بھی اپنی عنایات سے مالامال فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ۔'' [1]

اسی طرح صفا مروہ اور مقام عرفہ پر کچھ اذکار کتب حدیث میں صحیح اسناد سے منقول ہیں حج یا عمرہ کرنے والے کو چاہیے کہ کتاب و سنت میں جو دعائیں منقول ہیں، انہیں پڑھتا رہے، خودساختہ اور بناوٹی دعاؤں کے پڑھنے سے اجتناب کرے، بازار سے دستیاب کتب میں جو طواف کے ہر چکر کی خاص دعا لکھی ہوتی ہے، ان میں سے کوئی بھی صحیح سند سے ثابت نہیں ہے، انہیں پڑھنے سے کئی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، سب سے بڑی خرابی یہ ہے کہ لوگ اسے مسنون دعائیں خیال کرکے پڑھتے ہیں حالانکہ سنت سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا، پڑھنے والے ہر چکر کےلیے ایک دعا مخصوص کرلیتے ہیں اور اگر چکر ختم ہونے سے پہلے دعا ختم ہوجائے تو چکر کے باقی حصہ میں خاموش رہتے ہیں اور اگر دعا کے پورا ہونے سے پہلے چکر ختم ہوجائے تو باقی دعا ترک کردیتے ہیں، یہ سب نقصانات بدعت کے اختیار کرنے کی وجہ سے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مقام ابراہیم کے پاس آئے تو آپ نے وہاں وَاتَّخِذُوْا مِن مَّقَامِ اِبْرٰہٖمَ مُصَلًّى ١ [2] پڑھا ہے لیکن جن لوگوں کے ہاتھ میں کتابچے ہوتے ہیں وہ اس مقام پر ایک لمبی چوڑی دعا باآواز بلند پڑھتے ہیں اور وہاں نماز پڑھنے والوں کی نماز میں خلل ڈالتے ہیں، ہمیں چاہیے کہ اس قسم کے تمام مفاسد سے اجتناب کریں۔ (واللہ اعلم)

---

[1] ابوداود المناسک: ۱۸۹۳۔

[2] البقرة: ۱۲۵/۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 231

محدث فتویٰ